Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

الدولۃ المکیۃ

بالمادۃ الغیبیۃ

مصنفہ امام اہلِ سنت مجددِ ملت

اعلیحضرت الشاہ احمد رضا خاں صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمہ حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان صاحب قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

تعلیقاتہا للمصنف باسم التاریخی

الفیوضات الملکیہ لمحب الدولۃ المکیہ

قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی

مکتبہ رضویہ آرام باغ - گاڑی کھاتہ - کراچی

باہتمام دارالعلوم امجدیہ کراچی

Marfat.com

عرضِ ناشر

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ نادر کتاب "الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ" ایک عرصے سے ناپید تھی۔ حالات نے اس کے طبع کرانے کی اجازت نہیں دی۔ بہرحال ہر چیز کے لئے قسّامِ ازل نے ایک وقت مقرر فرمادیا ہے کلّ امر مرھون باوقاتہ مشہور ہے۔

یہ نادر کتاب اسلام کے ایک نہایت ہی اہم اور دشوار موضوع علمِ غیب اور اس کی حقیقت و ماہیت پر مشتمل ہے اور اس پر ہر کس و ناکس قلم اٹھانے کی ہمّت نہیں رکھتا۔ "ہر کارے و ہر مردے" کے مصداق امام اہلسنت اعلیٰحضرت فاضل بریلوی جیسے بلندپایہ جلیل القدر عالم ہی اس اہم موضوع پر قلم اٹھا سکتے تھے۔ چنانچہ زیرِ نظر کتاب میں اعلیٰ حضرت نے نہایت عالمانہ اور فاضلانہ انداز میں اس موضوع کا حق ادا کردیا ہے۔

کتاب کو آسان اور عام فہم بنانے اور اس کی افادیت کو زیادہ سے زیادہ کرنے کے لئے عربی متن کے مقابل اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے شروع میں فہرست کا اضافہ بھی کردیا گیا ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قارئین کے عقائد و اعمال کی اس کتاب سے اصلاح اور تصحیح فرمائے۔

رضاء المصطفیٰ اعظمی
خطیب نیومیمن مسجد،
کراچی ۲

نگرانِ طباعت
مصطفےٰ اسرور اعظمی
عالم، حافظ، قاری

Marfat.com

چار ایسے عظیم رہنماؤں کے نام!

"جواب ہم میں نہیں ہیں"

صدر الشریعہ حضرت مولانا محمد امجد علی ... فقیہہ اعظم

صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین ... مفسر اعظم

مخدوم الملت حضرت مولانا سید محمد اشرفی جیلانی ... محدث اعظم

شیر بیشۂ اہلسنت حضرت مولانا محمد حشمت علیخاں ... مناظر اعظم

رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

سوگوارِ غم ———

● رضا المصطفیٰ اعظمی
خطیب نیو میمن مسجد، بندر روڈ، کراچی ۲
فون : ۲۱۶۴۶۴
فون : ۲۱۷۸۸۹

Marfat.com

نذرِ عقیدت

بحضور!

شیخ الاسلام والمسلمین حضور مفتی اعظم ہند

مجاہد ملّت حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ

برہان ملّت حضرت مولانا سید برہان الحق صاحب قبلہ

صدر العلما حضرت مولانا سید غلام جیلانی صاحب قبلہ میرٹھی

دعاؤں کا طالب

● قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی

صدر ورلڈ اسلامک مشن پاکستان

آرام باغ روڈ کراچی

فون: ۲۱۷۸۸۹
فون: ۲۱۶۴۶۴

یکم ستمبر ۱۹۹۶ء

Marfat.com

فہرست مضامین، کتاب "الدولۃ المکیۃ"

مضمون	صفحہ
• تمہید	۶
• علمِ غیب کی تشریح	۱۳
• علم کی قسمیں	۱۷
• اللہ تعالیٰ کی معلومات غیر متناہی ہیں	۱۹
• مخلوق کے تمام علوم کو بھی اللہ تعالیٰ کے علوم سے کوئی نسبت نہیں	۲۹
• سید ابوالحسن بکری کا قول کہ "آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے تمام علوم کو جانتے تھے"۔	۳۳
• غیب کا مطلق علم ہر مسلمان کو حاصل ہے	۳۹
• جو یہ کہتا ہے کہ "نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیبوں کا بالکل علم نہیں" وہ کافر ہے۔	۴۱
• خالق اور مخلوق کے علم میں کئی حیثیتوں سے فرق ہے۔	۴۵
• کتاب "حفظ الایمان" پر علمی تنقید	۵۵
• وہابیوں کے فاسد عقیدے	۷۱
• وہابی مشرکوں سے زیادہ جاہل ہیں۔	۷۵
• علم "ماکان وما یکون" ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم کا ایک حصہ ہے۔	۷۸
• قرآنی آیات اور احادیث سے دلائل	۸۱
• نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات وممات میں کچھ فرق نہیں۔	۸۱
• مکہ معظمہ کے علماء کے رشید احمد اور خلیل احمد پر کفر کے فتوے	۱۱۲
• براہینِ قاطعہ کی خرافات	۱۱۵
• علوم خمسہ اور ان کی تشریح	۱۱۹
• مغیبات اور ان کی اقسام	۱۱۹
• کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے معانی اور اُن کی تشریح	۱۲۵
• شفاعت اور استغاثہ کی بابت وہابیوں پر اعتراض	۱۲۷
• آیت "وعندہٗ مفاتیح الغیب" کی تفسیر	۱۳۵
• آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علوم پنجگانہ کا ثبوت	۱۴۹
• مافی الارحام کا علم	۱۵۳
• آئندہ کل کا علم	۱۵۷
• موت کا مقام اور وقت کا علم	۱۶۲
• قیامت کا علم	۱۸۵
• رسالہ "اعلام الاذکیاء" اور اسکا جواب	۱۹۱
• شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول کہ آیہ "ھوالاول والآخر والظاھر والباطن" کے مصداق آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں متکلمین کی اصطلاح میں علم کا مفہوم۔	۲۰۹

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ط

الحمد للہ علام الغیوب، غفار الذنوب، ستار العیوب المظہر من ارتضی من رسول علی السر المحجوب، و افضل الصلاۃ واکمل السلام علی ارضی من ارتضی واحب محبوب سیّد المطلعین علی الغیوب، الذی علمہ ربہ تعلیما وکان فضل اللہ علیہ عظیما، فھو علی کل غائب امین وما ھو علی الغیب بضنین ولا ھو بنعمۃ ربہ بمجنون، مستور عنہ ما کان او یکون فھو شاھد الملک والملکوت ومشاھد الجبار والجبروت مازاغ البصر وما طغیٰ افتمرونہ علیٰ ما یریٰ نزل علیہ القرآن تبیانا لکل شیٔ فاحاط بعلوم الاولین والاخرین وبعلوم لا تحصی بحد وینحسر دونھا العدّ ولا یعلمھا احد من العٰلمین فعلوم ادم وعلوم العالم وعلوم اللوح و علوم القلم کلھا قطرۃ من بحار علوم حبیبنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لان علومہ وما یدریک ما علومہ علیہ صلوات اللہ تعالیٰ وتسلیمہ ھی اعظم رشحۃ واکبر غرفۃ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سب خوبیاں اللہ کو جو جمیع غیوب کا کمال جاننے والا ہے، گناہوں کا بڑا بخشنے والا عیبوں کا بہت چھپانے والا۔ پوشیدہ راز پر اپنے پسندیدہ رسولوں کو مسلط کرنے والا[1]۔ اور سب سے افضل درود اور سب سے کامل تر سلام ان پر جو ہر پسندیدہ سے زیادہ پسندیدہ اور ہر پیارے سے بڑھ کر پیارے ہیں۔ غیبوں پر اطلاع پانے والوں کے سردار جن کو ان کے رب نے خوب سکھایا، اور اللہ کا ان پر فضل بہت بڑا ہے اور وہ ہر غیب پر امین اور غیب کے بتانے میں بخیل نہیں اور نہ وہ اپنے رب کے احسان سے کچھ پوشیدگی میں ہیں کہ جو ہو گزرا یا آنے والا ہو، ان سے چھپا ہو تو وہ ملک اور ملکوت کے مشاہدہ فرمانے والے ہیں اور اللہ عزوجل کی ذات وصفات کے ایسے دیکھنے والے ہیں کہ نہ آنکھ کج ہوئی اور نہ حد سے بڑھی، تو کیا تم جو کچھ وہ دیکھ رہے ہیں اس میں ان سے جھگڑتے ہو، اللہ نے ان پر قرآن اتارا ہر چیز کا روشن بیان کر دینے کو تو حضور نے تمام اگلے پچھلے علوم پر احاطہ فرمایا اور ایسے علموں پر جو کسی حد پر نہ رکیں اور گنتی ان تک پہنچنے سے تھک رہے اور تمام جہاں میں ان کو کوئی نہیں جانتا۔ تو آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم۔ اور تمام عالم کے علم اور لوح وقلم کے علم یہ سب مل کر ہمارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علموں کے سمندروں سے ایک بوند ہیں۔ اس واسطے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم زاور تو نے کیا جانا کہ حضور کے علم کیا ہیں۔ زان پر اللہ تعالیٰ کے

---

[1] مظہر کا ترجمہ مسلط کرنے والا اس لئے کیا گیا کہ ظہور یا اظہار کے صلہ میں جب علیٰ آئے تو اس کے معنی چیرہ شدن یا چیرہ گردانیدن ہو جاتے ہیں یعنی مسلط کر دینا یا قبضہ میں دے دینا کما یقال ظہر علیہ ای غلب علیہ کذا فی الصراح ۱۲ حامد رضا غفرلہ

Marfat.com

من ذلك البحر الغير المتناهى اعنى العلم الازلى الالهى فهو يستمد من ربه والخلق يستمدون منه فما عندهم من العلوم انما هى له وبه ومنه وعنه ؎

وكلهم من رسول الله ملتمس غرفا من البحر اورشفا من الديم
وواقفون لديه عند حدهم من نقطة العلم اومن شكلة الحكم

صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وعلىٰ اٰله وصحبه وبارك وكرم۔ اٰمين۔

وبعد فقد اتانى وانا حل بالبلد الحرام۔ سؤال من بعض الهنود فى علم سيد الانام۔ عليه وعلىٰ اٰله وصحبه افضل الصلاة والسلام۔ وقت العصر يوم الاثنين لخمس بقين من ذى الحجة۔ عام الف وثلا ثمائة و ثلث وعشرين من هجرة من اتم الحجة واوضح المحجة عليه من الصلوات اكملها ومن التسليمات افضلها، واظنه ناشئا من بعض الوهابية الذين قد سبّوا الله ورسوله جلّ وعلا وصلى الله تعالىٰ عليه وسلم سبّا واشاعوا بذلك فى الهند كتبا۔ وذلك لان السُنّى ان احتاج ههنا ان يسأل علما۔ فهذا بلد الله الامين ممتلئ بحمد الله عِلما وعُلماء فمن كان عند البحار الزواخر۔ فما مضيه الى نهر فى الاخر على ان ساداتنا علماء مكة المكرمة حفظهم الله تعالىٰ قد شرحوا مسئلة علمه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وسائر المسائل التى يخالف فيها الوهابى الاظلم لا مرة ولا

Marfat.com

درود و سلام) سب سے بڑا چھینٹا اور عظیم تر چلو ہیں اُس غیر متناہی سمندر یعنی علم الٰہی سے تو حضور اپنے رب سے مدد لیتے ہیں اور تمام جہان حضور سے مدد لیتا ہے تو اہل عالم کے پاس جو کچھ علوم ہیں وہ سب حضور کے علم ہیں اور حضور کے سبب ہیں اور حضور کی سرکار سے آئے اور حضور سے اخذ کئے گئے ہے

رسول اللہ تجھ سے مانگتا ہے ہر بڑا چھوٹا — تیرے دریا سے چلو یا تیرے باراں سے اک چھینٹا

ترے آگے کھڑے ہیں اپنی حد پر تیرے علموں سے — کوئی نقطہ ہی پر ٹھہرا کوئی اعراب پر ٹھٹکا

اللہ تعالیٰ ان پر درود و سلام بھیجے اور ان کے آل و اصحاب پر اور برکتیں اور اعزاز نازل فرمائے۔ الٰہی ایسا ہی کر۔ حمد و نعت کے بعد کہ اس اثنا میں کہ میں مکہ معظمہ میں مقیم تھا میرے پاس علم سرور عالم علیہ و آلہ و صحبہ افضل الصلاۃ والسلام کے بارے میں بعض ہندیوں کی طرف سے پیر کے دن عصر کے وقت پچیس ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ کو ان کی ہجرت سے جنھوں نے حجت تمام فرمائی اور راہ حق روشن کر دی ان پر سب سے کامل تر درود دیں اور سب سے افضل تر سلام) ایک سوال آیا اور میرے گمان میں ان بعض وہابیہ کا اٹھایا ہوا ہے جنھوں نے دل کھول کر اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی اور ہندوستان میں اس کی کتابیں شائع کیں۔ یہ اس لئے کہ یہاں اگر کسی سنی کو کسی مسئلہ کی حاجت ہو علما سے دریافت کرنے کی تو یہ اللہ کا امان والا شہر ہے بحمد اللہ تعالیٰ علم و علما سے بھرا ہوا ہے۔ جو چھلکتے دریاؤں کے پاس ہو ایک پس ملندہ نہر کے پاس اُس کا کیا جانا۔ علاوہ بریں ہمارے سرداروں علمائے مکہ مکرمہ نے (اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے) علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مسئلہ اور باقی جتنے مسائل میں ستمگار وہابی خلاف کرتا ہے ایک دو بار نہیں بارہا منشرح بیان فرمایا ہے اور زنگ چھوڑا دی اور زینت بخشی اور عیب مٹا دیا اور وہابیہ پر موت قائم فرما دی۔ اور یہ بندہ ضعیف اپنے قوی و لطیف رب کے فضل سے باپ دادا سے جمکتی

Marfat.com

مرتبین۔ وقد کشفوا الرین۔ وافادوا الزین۔ واٰبادوا الشین۔ واقاموا علی الوھابیۃ الحین۔ وھذا العبد الضعیف بفضل ربہ القوی اللطیف۔ ابا عن جدٍ فی خدمۃ السنۃ الزاھراء۔ مقیم علی الوھابیۃ الطامۃ الکبری۔ صنف کتبا تزید علی ماتین[1]۔ ودعا کبراء ھم الی المناظرۃ لا کرۃ ولا کرتین فما احار احد منھم جوابا۔ وبھت الذین کانوا یسبون نبینا سبابا۔ وکانوا ینسبون الی ربنا کذبا کذابا فھربوا وشردوا۔ وماتوا۔ وخمدوا۔ ومن بقی منھم فسترون ان شاء اللہ تعالیٰ ان یموت۔ حائرا بائرا او ھو اخرس مبھوت۔ فھذا ما یغیظھم وقد علموا انی بمکۃ منقطع عن کتبی مشتغل بزیارۃ بیت ربی۔ مستعجل الی بلد مولای وحبیبی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاثاروا ھذا السؤال۔ طمعا منھم ان یمنعنی الاستعجال۔ وشغل البال وفقدان الکتاب۔ عن ابانۃ الجواب۔ فیکون فی ذالک عید لھم ومسرۃ۔ ونوع عوض عما اصابھم من المعرۃ ان سکتُّ ایضا مرۃ کما اسکتُّ کبراء ھم الف مرۃ۔ وجھلوا ان ھذا الدین المتین ماٗمون۔ وکل من ینصرہ منصور ومصون۔ وانما امرہ اذا اراد شیاً ان یقول لہ کن فیکون۔ فھذا ما فھمت من ھذا السؤال۔ والعلم بالحق عند ذی الجلال۔ فالاحسن تقسیم الجواب الی قسمین قسم للسائل المستفید۔ واخر علی الصائل العنید۔ لیصل کلا

---

[1] لے ۱ے فی الرد علی الوھابیۃ والان فقد بلغت بحمد اللہ اربعمائۃ منھا فتاوے فی اثنی عشر مجلد اکبار

سنت کی خدمت میں ہے۔ اور وہابیہ پر قیامت قائم کئے ہوئے ہے۔ میں نے
دو سَو[1] سے زیادہ کتابیں تصنیف کیں اور ان کے بڑوں کو دو چار دفعہ نہیں بلکہ
بکثرت دعوت مناظرہ دی تو ان میں سے کسی نے لوٹ کر جواب نہ دیا اور مبہوت ہو کر
رہ گئے وہ جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دشنام دیتے تھے اور ہمارے رب
عزوجل کی طرف اپنے جھوٹ سے کذب نسبت کرتے تھے تو وہ بھاگ گئے اور لوٹ
دُم گئے اور مر گئے اور بجھ گئے اور جو ان میں باقی رہا ہے تو عنقریب ان شاء اللہ تعالیٰ
دیکھو گے کہ اسی حال میں مر جائے گا۔ حیران ہلکان گونگا بدحواس تو یہ وہ بات ہے
جو اُنھیں غیظ دلا رہی ہے اور انھوں نے جانا کہ میں مکہ معظمہ میں اپنی کتابوں سے
جدا ہوں اور بیت اللہ کی زیارت میں مشغول اور اپنے مولیٰ و محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے شہر کی جانب جانے کی جلدی ہے تو انھوں نے یہ سوال اٹھایا اس طمع پر کہ یہ جلدی
اور اس دھیان میں دل کا لگا ہونا اور کتابیں پاس نہ ہونا مجھے اظہار جواب سے روک دے گا
تو اس میں اُن کو عید اور خوشی ہو جائے گی اور وہ مصیبت جو ان پر پڑی اس کا ایک
طرح کا بدلہ ہو جائے گا کہ میں بھی ایک بار چپ رہا جیسا کہ میں نے ان کے بڑوں کو ہزار
بار چپ کر دیا اور نہ جانا کہ یہ دین متین امان میں ہے اور جو کوئی اس کی مدد کرے
منصور و محفوظ ہے اور اللہ کا کام یوں ہی ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو اس
سے فرماتا ہے ہو جا۔ وہ فوراً ہو جاتی ہے تو اس سوال سے جو میں سمجھا وہ یہ ہے اور حق
کا علم اس عزت والے کو تو بہتر یہ ہے کہ جواب کے دو حصے کئے جائیں۔ ایک حصہ سائل
کے لئے جو فائدہ طلب کرتا ہو اور دوسرا ہٹ دھرم حملہ کرنے والے پر کہ ہر ایک کو
وہ پہنچے جس کے وہ لائق ہے اور ہر ایک کو ایسا جواب دیا جائے جس کے وہ قابل ہے

---

[1] یعنی وہابیہ کے رد میں ورنہ بحمدہ تعالیٰ چار سو سے زائد ہیں۔ جن میں سے فتاوائے مبارکہ بڑی تقطیع کے بارہ ضخیم مجلدوں میں ہے ۱۲ حامد رضا غفرلہ

Marfat.com

مايستاهله ويجاوب كل بما هو اهله۔

القسم الاول

فی کشف الحجاب عن وجه الصواب۔ فی هذ الباب وفیه انظار تنتقی اللباب۔ **النظر الاول** اعلم ان مدارك الامر ومناط النجاة الایمان بالکتاب کله وما ضل اکثر من ضل الا انهم یؤمنون ببعض الکتاب ویکفرون ببعض کالقدریة امنوا بقوله تعالٰی "وما ظلمنٰهم ولکن کانوا انفسهم یظلمون" وکفروا بقوله تعالٰی "والله خلقکم وما تعملون" والجبریة امنوا بقوله تعالٰی "وما تشاؤن الا ان یشاء الله رب العٰلمین" وکفروا بقوله تعالٰی "ذٰلك جزینٰهم ببغیهم وانا لصٰدقون" والخوارج امنوا بقوله تعالٰی "وان الفجار لفی جحیم یصلونها یوم الدین" وکفروا بقوله تعالٰی "ان الله لا یغفر ان یشرك به ویغفر مادون ذٰلك لمن یشاء" ومرجئة الضلال امنوا بقوله تعالٰی "لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعا انه هو الغفور الرحیم" وکفروا بقوله تعالٰی "من یعمل سوء یجز به" وامثال ذلك کثیر۔ وفی کتب الکلام شهیر۔ والقران العظیم الذی نص انه "لا یعلم من فی السمٰوات والارض الغیب الا الله" نص ایضا انه "لا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول" وقال "وما کان الله لیطلعکم

Marfat.com

پہلا حصہ

اس مسئلہ میں چہرۂ حق سے پردہ کشائی میں اور اس باب میں چند نظریں ہیں کہ مغز سخن چن لیں **نظر اول** آگاہ ہو کہ امر دین کا مدار اور وہ جس پر نجات موقوف ہے پورے قرآن عظیم پر ایمان لانا ہے تو اکثر گمراہ یوں ہی گمراہ ہوئے کہ بعض آیتوں پر ایمان لائے اور بعض سے منکر ہو بیٹھے جیسے قدریہ (کہ اپنے آپ کو خود اپنے افعال کا خالق جانتے ہیں) اس آیت پر تو ایمان لائے کہ "ہم نے ان پر ظلم نہ کیا بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔" اور اس آیت سے منکر ہو بیٹھے کہ "اللہ تمھارا بھی خالق ہے اور تمھارے اعمال کا بھی" اور جبریہ (کہ انسان کو پتھر کی طرح مجبور جانتے ہیں) اس آیت پر ایمان لائے "تم کیا چاہو مگر یہ کہ چاہے اللہ جو مالک ہے سارے جہاں کا" اور اس آیت کے منکر ہوئے "یہ ہم نے اُن کی سرکشی کا بدلہ دیا اور بے شک ہم ضرور سچے ہیں۔" اور خارجی (کہ مرتکب کبیرہ کو کافر کہتے ہیں) اس آیت کریمہ پر ایمان لائے کہ "بے شک فاجر لوگ ضرور جہنم میں ہیں قیامت کے دن اس میں جائیں گے" اور اس آیت کے منکر ہوئے کہ "بے شک اللہ کفر کو نہیں بخشتا اور اس کے نیچے جتنے گناہ ہیں جسے چاہے بخش دیتا ہے۔" اور گمراہ مرجیہ (جو کہتے ہیں کہ مسلمان کو کوئی گناہ ضرر نہیں دیتا) اس آیت پر ایمان لائے کہ "اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی ہے بخشنے والا مہربان" اور اس آیت کے منکر ہوئے کہ "جو کوئی بُرا کام کرے گا اسے بدلہ دیا جائے گا۔ اور اس کی مثالیں اور بہت ہیں۔ اور کتب کلام میں مشہور۔ اور وہ قرآن عظیم جس نے نص فرمایا کہ "زمین آسمان والوں میں کوئی غیب نہیں جانتا سوائے خدا کے" اسی نے یہ بھی صاف فرمایا کہ "اللہ مسلط نہیں کرتا اپنے غیب پر کسی کو سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے" اور یہ بھی فرمایا کہ اے

Marfat.com

على الغيب ولكن الله يجتبى من رسله من يشاء" وقال "وما هو على الغيب بضنين" وقال "وعلمك ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما" وقال تعالىٰ "ذلك من انباء الغيب نوحيه اليك وما كنت لديهم اذ اجمعوا امرهم وهم يمكرون" وقال تعالىٰ "ذلك من انباء الغيب نوحيه اليك وما كنت لديهم اذ يلقون اقلامهم ايهم يكفل مريم وما كنت لديهم اذ يختصمون" وقال تعالىٰ "تلك من انباء الغيب نوحيها اليك" الىٰ غير ذلك من الآيات فهذا ربنا تبارك وتعالىٰ قد نفى نفيا لا مرد له واثبت اثباتا لا ريب فيه فالكل حق والكل ايمان۔ ومن انكر شيئا منهما فقد كفر بالقرآن فمن نفى مطلقا ولم يثبت بوجه فقد كفر بآيات الاثبات ومن اثبت مطلقا ولم ينف بوجه فقد كفر بالآيات النافيات والمؤمن يؤمن بالكل۔ ولا تتفرق به السبل وهما لا يمكن لهما مورد واحد۔ فوجب الفحص عن الموارد۔

فاقول:۔ وبحول ربي احول۔ وفي ميدان التحقيق اجول وعلى من لبس ودلس اصول۔ ان للعلم قسمة[1] بحسب المصدر وقسمة بحسب المتعلق بفتح اللام وتنشعب منها قسمة اخرىٰ بحسب وجه التعلق اما الاولىٰ فهي[1] ان العلم اما ذاتي ان كان مصدره ذات العالم او مدخل فيه لغيره عطاء و

---

[1] لله در المؤلف في هذا التقسيم المشتمل على غاية التبيين والتفهيم الذي لم يبق معه غبار في الفرق بين علم الله وعلم العباد وازاح به

لوگو اللہ اس لئے نہیں کہ تم کو غیب پر مطلع کر دے۔ ہاں اللہ اپنے رسولوں سے جسے چاہے چن لیتا ہے" اور یہ بھی فرمایا کہ "وہ (یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) غیب پر بخیل نہیں" "جو غیب وہ بتائیں اس میں ان پر غلطی کی تہمت نہیں" اور یہ بھی فرمایا کہ "اے نبی اللہ نے تمھیں سکھایا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بہت بڑا ہے" اور یہ بھی فرمایا کہ "یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمھاری طرف وحی کرتے ہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے جب انھوں نے اپنے کام پر ایکا کیا اور یوسف کے ساتھ داؤں کھیلے" اور یہ بھی فرمایا کہ "یہ غیب کی خبریں ہیں جن کی وحی ہم تمھاری طرف بھیجتے ہیں اور تم اُن کے پاس نہ تھے جب وہ اپنے قلموں کا قرعہ ڈالتے تھے کہ ان میں کون مریم کی پرورش کرے اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ جھگڑ رہے تھے" اور یہ بھی فرمایا کہ "یہ غیب کی خبریں ہیں جن کی وحی ہم تمھاری طرف بھیجتے ہیں۔ اور ان کے سوا اور آیتیں۔ تو یہ ہے ہمارا رب تبارک وتعالیٰ جس نے نفی بھی ایسی کی کہ ٹل نہیں سکتی اور ثابت بھی ایسا کیا جس میں شبہہ نہیں تو نفی و اثبات دونوں حق ہیں دونوں ایمان ہیں اور ان دونوں میں سے جو کوئی کسی بات کا انکار کرے اس نے قرآن کا انکار کیا تو جو غیر خدا سے علم غیب کی مطلقًا ایسی نفی کرے کہ کسی طرح ثابت ہی نہ مانے وہ ان آیتوں سے کفر کر رہا ہے جو ثابت فرماتی ہیں اور جو مطلقًا اس طرح ثابت کرے کہ کسی وجہ سے نفی مانے ہی نہیں وہ ان آیتوں سے کفر کرتا ہے جو نفی فرماتی ہیں اور مسلمان سب پر ایمان لاتا ہے اور وہ مختلف راہوں میں نہیں پڑتا۔ اور نفی و اثبات دونوں ایک جگہ پر توارد ہو نہیں سکتے تو ان کے جدا جدا مورد تلاش کرنا واجب ہوا۔ تو میں کہتا ہوں اپنے رب کی قوت پر جنبش اور میدان تحقیق میں جولان کرتا ہوں اور اس پر جس نے دھوکا دیا اور فریب کیا وار کرتا ہوں کہ علم کی ایک تقسیم[1] اس کے مصدر کے

---

[1] اس تقسیم میں مصنف کی خوبیاں اللہ کے لئے ہے نہایت واضح اور خوب سمجھا دینے والے بیان پر حاوی ہے جس سے کوئی غبار تفرقہ، علم الٰہی و علم عباد میں باقی نہ رہا اور کم فہموں کو عبارات اہل سنت

الاسبيا واما عطائى اذا كان بعطاء غيره فالاول مختص بالمولى سبحنه وتعالى لا يمكن لغيره ومن اثبت شيئاً منه ولوادنى من ادنى من ادنى من ذرة لاحد من العلمين فقد كفر واشرك وبار وهلك - والثانى مختص بعباده عزجلاله لا امكان له فيه ومن اثبت شيئاً منه لله تعالىٰ فقد كفر واتى بما هو اخنع واشنع من الشرك الاكبر- لان المشرك من يسوى بالله غيره وهذا جعل غيره اعلىٰ منه حيث افاض عليه علمه وخيره

(بقيه حاشيه صفحه) ما قد يتوهمه القاصرون من عبارات اهل السنة والتحقيق ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يعلم الغيب من المساواة المبنية على عدم التدبر فى كلامهم رضى الله تعالىٰ عنهم قياما انوره من كلام وارشقه من استدلال يتلالأ هكذا هكذا والا فلا اهكتبه العبد الفقير حمدان الونيسى المالكى المدرس بالحرم النبوى الشريف غفرالله له امين مدنيه حمدانيه هذا اول الحواشى التى شرف بها كتابى علامة المغرب فضيلة مولينا حمدان احمد سعيه الرحمٰن امين) والحمد لله رب العلمين ام منه حفظه ربه تعالىٰ
الرد على غايه المعمول

له هذا تقسيم واضح جلى نطق به علماء الاسلام فى غير ما موضع وفى نفس مسألتنا هذه مسألة علم الغيب وسيأتى عن الامام الاجل ابى زكريا النووى والامام ابن حجر المكى التصريح بان المنفى عن الخلق هو العلم الاستقلالى والعلم المحيط الكلى ولكن العجب ممن يؤمن بصحة هذه التقسيمات ثم يدندن عليها بانها وان كانت صحيحة فى نفسها لكنها من التدقيقات الفلسفية التى لا يعتبرها علماء الشرع وارباب العقول السليمة فى فهم معانى الكتاب والسنة الى ان ادعى ان فى ذلك ايقاعا للمسلمين فى حيرة عظيمة وحلا لعرى الدين الوثيقة ثم لم يلبث الا قليلا ان جاء بانقل المذكور عن الامامين الجليلين النووى وابن حجر وحملهما العلم فى ايات النفى على العلم

اعتبارات ہے (جہاں سے وہ صادر ہوا) اور دوسری تقسیم اس کے متعلق بفتح لام
کے اعتبار سے ہے جس سے وہ متعلق ہوا اور ان سے ایک اور تقسیم نکلتی ہے اس اعتبار سے
کہ تعلق کس طرح کا ہوا۔ پہلی تقسیم تو یہ ہے کہ علم یا تو ذاتی ہے[۲] جب کہ نفس ذات عالم سے صادر ہو

اور اس تحقیق کے حق کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب تھا، خدا کے ساتھ برابری کا جو وہم نافہمی
کلام کی بنا پر ہوتا ہے بالکل دور کر دیا تو کیا ہی روشن کلام اور کیا لطیف استدلال ہے یوں ہی ہے یونہی ہے
ورنہ یہ نہیں تو کچھ نہیں تحریر کر دیئے۔ بندۂ فقیر حمدان ونیسی مالکی مدرس حرم نبوی اللہ اس کی مغفرت فرمائے
الٰہی یوں ہی کر۔ یہ حاشیہ حمدانیہ مدینۂ طیبہ کے ان حواشی میں سے پہلا حاشیہ ہے جن سے میری کتاب
کو علامہ ملک مغرب مولٰنا حمدان نے رحمٰن ان کی سعی محمود فرمائے، شرف بخشا اور سب خوبیوں کو سراہا
پروردگار عالم۔ ۱۲ منہ غفرلہ حدیدہ رد غایۃ المعمول

[۲] یہ تقسیم واضح و روشن ہے۔ علمائے اسلام نے متعدد جگہ اسے ارشاد کیا اور خود ہمارے[۱۸]
اسی مسئلہ علم غیب میں اسے ذکر فرمایا اور عنقریب بڑے جلیل القدر امام ابوزکریا نووی و امام ابن
حجر مکی سے تصریح آتی ہے کہ مخلوق سے نفی علم ذاتی و علم محیط کلی کی ہے۔ لیکن اچنبا اس سے ہے کہ
جو ان تقسیموں کی صحت کا معتقد ہے وہی ان پریوں گنگناتا ہے کہ وہ اگرچہ فی نفسہ صحیح ہیں لیکن
فلاسفہ کی ان موشگافیوں کا نتیجہ ہیں۔ جن کا علمائے دین کریم اور ارباب عقل سلیم فہم معانی قرآن
عظیم و احادیث نبی رؤف و رحیم علیہ الصلاۃ والتسلیم میں اعتبار نہیں کرتے۔

حتی کہ ادعی کر دیا کہ اس میں مسلمانوں کو حیرت عظیم میں ڈال دینا اور دین الٰہی کی مضبوط رسی کو کھول کر
تار تار کرنا ہے۔ پھر ذرا سے ہی توقف میں خود ہی نقل[۶] مذکور انھیں دونوں اماموں علامہ نووی
و ابن حجر مکی سے لے آیا۔ حالانکہ انھوں نے آیات نفی میں علم کو علم مستقل بالذات و علم محیط کل پر محمول کیا۔
تو گویا اس کے نزدیک یہ دونوں امام نہ علمائے دین سے تھے، نہ عقل سلیم والوں میں تھے اور انھوں نے مسلمانوں
کو عجیب حیرت میں ڈال دیا اور خدا کی پناہ دین کی حبل متین کو کھول کر تار تار کر دیا وہ اگر ایسے تھے (واللہ
انھیں اس سے محفوظ رکھے) تو ان سے کیوں استناد کیا انھیں دین کا امام بنا کر کیوں ان کا کلام سند
میں پیش کیا اور نھیں ہے بدی سے پھیرنا اور نہ نیکی کی طاقت مگر عظمت والے خدا کی توفیق سے ۱۲ منہ مدنیہ
لے جان تو کہ وہ چیز جو بہ سبب غیر کے ہوگی تو ضرور غیر کی دین ہی سے ہوگی کیونکہ غیر کی سببیت کو صرف
مخلوق ہی کے ملوم میں دخل ہے اور وہ سب کے سب بعطائے الٰہی ہیں مثلاً استاد شاگرد کے علم کا سبب

Marfat.com

و اما الثانیة فهی ان العلم علمان مُطلَق العلم واعنی به المصنف الاصولی الّذی یقتضی اثباته ثبوت فرد ما ویقتضی نفیه بانتفاء جمیع الافراد وهو الفرد المنتشر والطبیعة المتمکنة من ای فرد شاءت کما حققه خاتمة المحققین۔ سیدی الوالد قدس سره الماجد فی کتابه المستطاب اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد فالقضیة الایجابیة ههنا موجبة جزئیة تحم الکلیة والسلبیة سالبة کلیة والعلم المطلق واعنی به مؤدی اداة العموم والاستغراق الحقیقی الذی لایثبت الا بثبوت جمیع الافراد وینتفی بانتفاء فرد ما فالموجبة ههنا کلیة والسالبة جزئیة ویتنوع هذا التعلق الی وجهین جهة الاجمال وجهة التفصیل بحیث یمتاز فیه کل معلوم ویتحاز فیه کل مفهوم اعنی ما علمهٔ العالم کلا او بعضا فهی اربعة اقسام

(بقیہ ... صفحہ ...) المستقل والمحیط فکانهما لم یکونا عنده من علماء الشریعة ولا من ارباب العقول السلیمة واوقعا المسلمین فی حیرة عظیمة وحلا معاذ الله عری الدین الوثیقة فان کانا کذلک اجارهما الله عن ذلک افلم یحتج بهما ویستند بکلامهما جاعلا ایاهما من ائمة الدین ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم اه منه حفظه ربه مدنیه

۲ے اعلم ان ما کان بسبب من غیره لابدّ ان یکون بعطاء غیره فان سببیة الغیر لا مدخل لها الا فی علوم الخلق وهی جمیعا بعطاء الله تعالیٰ فالشیخ مثلا سبب فی التلمیذ والمعطی هو الله سبحٰنه فلا یتصور ما یکون بسبب غیره لا بعطاء غیره حتی یکون واسطة بین القسمین فتثبت اه منه حفظه ربه حدیده

مطلب :- معلومات الله تعالیٰ غیر متناہیۃ فی غیر متناہ لا یمکن حصول مثلہا لمخلوق۔

اس کے غیر کو اس میں کچھ دخل نہ ہو نہ یوں کہ غیر کی عطا سے ہو نہ یوں کہ غیر اس میں کسی طرح سبب پڑے۔ اور یا عطائی ہے جب کہ غیر کی عطا سے ہو۔ پہلی قسم مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ خاص اُس کے غیر کے لئے محال ہے اور جو اس میں سے کوئی حصہ جہان بھر میں کسی کے لئے ثابت کرے اگرچہ ایک ذرہ سے کمتر سے کمتر وہ یقیناً مشرک ہے اور تباہ و برباد ہوا اور دوسری قسم مولیٰ تعالیٰ کے بندوں کے ساتھ خاص ہے۔ اللہ کے لئے ممکن نہیں اور جو اس طرح کا کوئی علم اللہ تعالےٰ کے لئے ثابت کرے وہ کافر ہوا اور ایسی چیز لایا جو شرک اکبر سے بھی زیادہ خبیث و شنیع ہے اس لئے کہ مشرک تو وہ ہے جو اللہ کے برابر دوسرے کو جانے اور اس نے غیر خدا کو خدا سے برتر سمجھا کہ اس نے اپنے علم و ہنر کا فیض خدا کو پہنچا دیا۔ دوسری تقسیم یہ ہے کہ علم دو قسم کا ہے۔ ایک مطلق علم اور ۔ ۔ سے میری مراد وہ مطلق ہے جو علم اصول کی اصطلاح ہے جس کا ثابت کرنا کسی ایک فرد کا ثبوت چاہتا ہے اور نفی کرنا کل افراد کی نفی بتاتا ہے اور یہ مطلق یا تو فرد غیر معین ہے۔ یا نفس ماہیت جو کسی فرد میں ہو کر پائی جائے جیسا کہ اس کی تحقیق خاتمہ محققین حضرت والد ماجد قدس سرہ الماجد نے اپنی کتاب مستطاب اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد میں فرمائی تو قضیہ موجبہ یہاں موجبہ جزئیہ ہے کہ موجبہ کلیہ کو عام ہے اور قضیہ سالبہ سالبہ کلیہ ہے۔

دوسرے علم مطلق اور اُس سے میری مراد وہ ہے جو عموم و استغراق حقیقی کا مفاد ہے جس کا ثبوت نہیں ہوتا جب تک جملہ افراد موجود نہ ہوں اور صرف کسی ایک فرد کی نفی سے منتفی ہو جاتا ہے تو موجبہ یہاں کلیہ ہوگا اور سالبہ جزئیہ اور یہ علم کا تعلق دو وجہ پر ۔۔ ہے ایک اجمال دوسرے تفصیل کہ جس میں ہر معلوم جدا اور ہر ۔۔ دوسرے

ہے اور معطی وہی اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے ۔۔۔ نہیں کہ جو سبب غیر ہو بعطاء غیر نہ ہو تا آنکہ دونوں قسموں کے درمیان واسطہ نکلے تو اسی پر جمے۔ ہو ۔۔ جدیدہ ۔ عـہ دیکھو ان کا رسالہ ۔۔

واحد منها مختص بالله سبحنه وتعالیٰ وهو العلم المطلق التفصیلی المدلول بقوله تعالیٰ وکان الله بکل شیٔ علیما فان ربنا تبارک وتعالیٰ یعلم ذاته الکریمة وصفاته الغیر المتناهیة والحوادث التی وجدت والتی توجد غیر متناهیة الی ابد الابد والممکنات التی لم توجد ولن توجد بل والمحالات باسرها فلیس شیٔ من المفاهیم خارجا عن علمه سبحانه و تعالیٰ یعلمها جمیعا تفصیلا تاما ازلا ابدا وذاته سبحانه وتعالیٰ غیر متناهیة وصفاته غیر متناهیات وکل صفة منها غیر متناهیة وسلاسل الاعداد غیر متناهیة[1] وکذا ایام الابد[2]

---

[1] اذا سئلنا عن ایام الابد وما ذکر بعدها هل یعلم المولیٰ سبحنه وتعالیٰ عددها فان قیل لا فما اشنع هذا النفی وان قیل نعم لزم تناهی تلک الاشیاء لان العدد المعین لا یعرض الا للمتناهی لانه محصور بین حاصرین ولانه لا یزید علیٰ ما قبله الا بواحد وکذا هو الیٰ ما قبله وهکذا الی الواحد والزائد علیٰ متناه بمتناه متناه بل یقال کما فی الفتاوی السراجیه ان المولیٰ سبحنه وتعالیٰ یعلم ان لا عدد لها اقول وهذه رعایة ادب کما اشرت الیه والا فعلم عدد ما لا عدد له جهل یجب نفیه فلو اختیر الشق الاول لم یکن الا کقوله عزوجل ویقولون هؤلاء شفعاؤنا عند الله قل اتنبؤن الله بما لا یعلم فی السموات ولا فی الارض سبحنه وتعالیٰ عما یشرکون اه منه حفظه جدیده

[2] بل اقول هذا المعلوم وحده من معلوماته سبحنه غیر متناه فی غیر متناه فضلا عن المعلومات الاخر والیه اشرت بقولی سلاسل بالجمع وذلک لان واحد اثنین ثلاثة الخ غیر متناه وان اخذنا الافراد واحد ثلاثة خمسة الخ فغیر متناه وان اخذنا الازواج اثنین اربعة ستة الیٰ اخره فغیر متناه وان اخذ من الواحد بفصل متنیٰ واحد اربعة سبعة عشرة الخ فغیر متناه - او من الاثنین

Marfat.com

سے ممتاز ہو، یعنی عالم کو جتنی معلومات ہوں کل یا بعض، تو اس دوسری تقسیم میں یہ چار قسمیں ہیں۔ ان میں سے ایک اللہ سبحٰنہ وتعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور وہ علم مطلق تفصیلی ہے جس پر یہ آیۂ کریمہ دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شے کا جاننے والا ہے۔ اس لئے کہ ہمارا رب تبارک وتعالیٰ اپنی ذاتِ کریم اور اپنی غیر متناہی صفتوں اور ان سب حادثوں کو جو موجود ہوئے اور اُن کو جو ابد کے ابد تک موجود ہوتے رہیں گے اور تمام ممکنات کو جو نہ کبھی موجود ہوئے اور نہ کبھی موجود ہوں بلکہ تمام محالات کو بھی ان سب کو جانتا ہے تو تمام مفہومات میں سے کوئی چیز علم الٰہی سے باہر نہیں اُن سب کو پوری تفصیل کے ساتھ جانتا ہے ازل سے ابد تک اور اللہ سبحٰنہ وتعالیٰ کی ذات غیر متناہی اور اس کی صفتیں غیر متناہی اور ان میں ہر صفت غیر متناہی اور عدد کے سلسلے[1] غیر متناہی ہیں اور ایسے ہی[2] ابد کے دن اور اُس کی گھڑیاں اور اس کی آنیں اور جنت کی نعمتوں

---

[1] لطیفہ ایام ابد اور اُس کے مابعد کے مذکور کے متعلق جب ہم سے دریافت کیا کہ آیا مولیٰ عزوجل اُن کا شمار جانتا ہے تو اگر نا کہا جائے تو کیسی سخت بدمزہ نفی ہے اور اگر ہاں کہا جائے تو ان اشیاء کی تناہی لازم آئے کہ عدد معین عارض نہ ہوگا۔ مگر متناہی کو کہ وہ دو حدوں میں محدود ہے۔ نیز اس لئے کہ وہ اپنے پہلے سے صرف ایک عدد ہی زائد ہوگا اور یوں ہی وہ اپنے اگلے سے ایک تک اور زائد تناہی پر بقدر متناہی، متناہی تو یوں کہا جائے گا جیسا کہ فتاویٰ سراجیہ میں ہے کہ مولیٰ سبحٰنہ وتعالیٰ کو علم ہے کہ اس کے لئے کوئی عدد نہیں، میں کہتا ہوں یہ رعایت ادب ہے جیسا کہ میں اس جانب اشارہ کر چکا۔ ورنہ جس کے لئے عدد نہیں اس کے لئے عدد جاننا جہل ہے اور جہل کی نفی ضروری ہے تو پہلی شق اگر اختیار کی جائے تو نہ ہوگا مگر مثل ارشاد الٰہی جل علا" کہتے ہیں۔ یہ ہیں ہمارے حمایتی اللہ کے پاس تم فرماؤ کیا خبر دیتے ہو اللہ کو اس کی کہ وہ نہیں جانتے آسمانوں میں اور نہ زمین میں وہ پاک و برتر ہے شرک سے کہ وہ کرتے ہیں" اھ منہ غفر لہ عبدہٗ

[2] بلکہ میں کہتا ہوں یہی معلومات الٰہیہ سے غیر متناہی در غیر متناہی ہے جب کہ اس کے دوسرے معلومات اور میں نے لفظ سلاسل بہ صیغہ جمع کہنے سے اُسی طرف اشارہ کیا اور

Marfat.com

وساعاته واناته وكل نعيم من نعيم الجنة وكل عذاب
من عقوبات جهنم وانفاس اهل الجنة واهل النار ولحاتهم

كذلك اثنين خمسة ثمانية احد عشر الخ نغير متناه او من الواحد بفصل ثلاثة ثلاثة واحد خمسة تسعة ثلاثة عشر الخ نغير متناه او من الاثنين بفصل ثلث اثنين ستة عشرة اربعة عشر نغير متناه وهكذا بفصل الاعداد الغير المتناهية وكذا ان اخذنا من كل عدد بضم مثله واحد اثنين اربعة ثمانية الخ نغير متناه او بضم مثليه واحد ثلاثة سبعة وعشرون الخ نغير متناه وكذا بثلاثة امثاله واربعة الى مالا يتناهى وان شوشنا ولم نراع نظاما فغير متناه فى غير متناه وان لم نراع الترتيب ايضا فغير متناه فى غير متناه وان اخذنا الاموال واحد اربعة تسعة ستة عشر الخ نغير متناه والمكعبات واحد ثمانية سبعة وعشرين اربعة وستين الى اخره فغير متناه او اموال المال او اموال الكعب او كعوب الكعب الى مالا يتناهى من القوى المتصاعدة فالكل غير متناه ويقابل كل ما ذكرنا سلاسل المتنازلات كالجذر وجزء الكعب وجزء مال المال الى مالا نهاية له والكسور كالنصف والثلث والربع الى مالا يتناهى والكل غير متناه و جميع تلك السلاسل الغير المتناهية فى غير المتناهية معلومات له سبحانه وتعالى ازلا ابدا تفصيلا تاما وما هى الا نوع واحد من انواع معلوماته الغير المتناهية فسبحان من جل عن ادراك العقول والافهام وتعالى ان تصل الى سرادق عزه وجلاله التخيلات والاوهام فله الحمد وعلى نبيه الكريم الصلاة والسلام عدد جميع معلومات ربنا ذى الجلال والاكرام اه منه حفظه ربه مكية

Marfat.com

سے ہر نعمت اور جہنم کے عذابوں سے ہر عذاب اور جنتیوں اور دوزخیوں کی سانسیں اور اُن کے پلک جھکنا اور ان کی جنبشیں اور ان کے سوا اور چیزیں یہ سب

یہ یوں کہ ۱۔۲۔۳۔ تا آخر غیر متناہی اور طاق اعداد ۱۔۳۔۵ تا آخر لیں تو بے نہایت اور جفت ۲۔۴۔۶ تا آخر لیں تو بے انتہا اور ایک سے چھوڑ کر لیے جائیں ۱۔۴۔۷۔۱۰ تا آخر تو بے نہایت یونہی دو سے ۲۔۵۔۸۔۱۱ تا آخر تو بے نہایت۔ یا ایک سے تین تین چھوڑ کر ۵۔۹۔۱۳ تا آخر تو بے نہایت یا دو سے تین تین کے فصل سے ۲۔۶۔۱۰۔۱۴ تو بے نہایت اور اسی طرح بفصل اعداد غیر متناہیہ اور یوں ہی ہر عدد سے اُسی جیسا ملا کر لیں ۱۔۲۔۴۔۸۔۱ الخ تو متناہی یا اس جیسے دو عدد ملا کر ۱۔۳۔۹۔۲۷۔۱۲ الخ تو نامتناہی اور ایسے ہی اس جیسے تین ملا کر یا چار تا بے نہایت۔ اور اگر انتشار کر دیں اور کسی نظم خاص کی رعایت نہ کریں تو غیر متناہی اور غیر متناہی اور رعایت ترتیب نہ رکھیں تو بھی نامتناہی در نامتناہی اور اگر اموال لیں ۱۔۴۔۹۔۱۶۔۱ الخ تو نامتناہی اور مکعبات ۱۔۸۔۲۷۔۶۴ الی آخرہ لیں تو نامتناہی اور اموال المال یا اموال الکعب یا کعب الکعب چڑھنے والی قوتوں میں سے تا بے نہایت لیں تو سب ہی نامتناہی اور ہر مذکورہ قوت متصاعدہ کے مقابل اترنے والی قوتوں کے سلسلے لیں۔ جیسے جذر او جزر الکعب وجزر مال المال جس کی کوئی نہایت نہیں اور کسرین جیسے آدھا، تہائی، چوتھائی تا بے نہایت تو سب کے سب غیر متناہی اور سارے یہ سلسلے نامتناہی در نامتناہی۔ اللہ سبحنہ و تعالیٰ کی معلومات میں داخل اور ازازل تا ابد پوری تفصیل کے ساتھ شامل اور یہ صرف ایک ہی نوع ہے اس کے غیر متناہی الانواع معلومات میں سے تو پاک ہے وہ جسے ادراک نہیں کر سکتے عقول افہام وہ بلند و برتر ہے اس سے کہ اس کے سراپردہ عزت وجلالت تک رسائی پائیں تخیلات و اوہام۔ تو اسی کے لیے ہیں ساری خوبیاں اور اس کے نبی پر درود و سلام ... بجمیع معلومات الٰہی پرور دگار ذی الجلال و الاکرام۔ ۱۲ امنہ غفرلہ مکیہ

لے دیکھو ان اشیا کو نامتناہی ہیں ... حقیقی ... لاعد مخلوق ... بالفعل کہ احاطہ نہیں کر سکتا۔ تم پر کھل جائے گا جھوٹ اس مفتری کا جس نے مجھ پر یہ کہنے کا افترا کیا کہ حاطہ علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوا ذات و صفات کے کچھ مستثنیٰ نہیں تو نسا بہ عدد ...

Marfat.com

وحركاتهم وغير ذلك كلها غير متناہٍ والكل معلوم لله تعالیٰ ازلاً ابداً باحاطة تامة تفصيلية ففی علمه سبحٰنه وتعالیٰ سلاسل غير المتناهيات بمرات غير متناهية بل له سبحانه وتعالیٰ فی كل ذرة علوم لا تتناهی لان لكل ذرة مع كل ذرة كانت اوتكون اويمكن ان تكون نسبة بالقرب والبعد والجهة مختلفة فی الازمنة باختلاف الامكنة الواقعة والممكنة من اول يوم الیٰ مالا اخرله والكل معلوم له سبحانه وتعالیٰ بالفعل فعلمه عزجلاله غير متناه فی غير متناه فی غير متناه كانه مكعب غير المتناهی علی اصطلاح الحساب ان العدد اذا ضرب فی نفسه كان مجذوراً فاذا ضرب المجذور فی ذلك العدد كان مكعباً و هذا جميعاً واضح عند كل من له من الاسلام نصيب و معلوم ان علم المخلوق لا يُحيط فی ان واحد بغير المتناهی كمّا بالفعل تفصيلاً تاماً بحيث يمتاز فيه كل فرد عن صاحبه امتيازاً كلياً فانه لا يكون الا بالحاظ اليه بخصوصه واللحاظات الغير المتناهية لا تتأتی فی ان واحد فعلم المخلوق الحاصل بالفعل وان كثر ما كثر حتیٰ يشمل كل ما فی العرش

ف الرد علی غاية المعمول

ے انظرالی هذه الاشياء التی عددتها مما لا يتناهی وتصريحاتی ان علم المخلوق لا يحيط بشئ من الامور الغير المتناهية بالفعل يظهرلك كذب من افتروا علی القول بان احاطة علمه صلی الله تعالیٰ عليه وسلم لا يستثنیٰ منه شئ غير ذاته تعالیٰ وصفاته فلعل الاعداد والايام والساعات والانات والنعيم والعقاب والانفاس واللمحات والحركات كل ذلك عندهم ذات الله تعالیٰ اوصفاته نسأل الله العافية ام منه حفظه ربه جديد

غیر متناہی ہیں اور یہ سب اللہ تعالیٰ کو ازل و ابد میں پوری تفصیلی احاطہ کے ساتھ معلوم ہیں تو اللہ تعالیٰ کے علم میں غیر تناہی کے سلسلے غیر متناہی بار ہیں۔ بلکہ[1] اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے لئے ہر ہر ذرہ میں غیر متناہی علم ہیں۔ اس لئے کہ ہر ذرہ کو ہر ذرہ سے جو ہو گزرا یا آئندہ ہوگا یا ممکن ہے کہ ہو کوئی نہ کوئی نسبت قرب و بعد و جہت ہیں ہوگی جو زمانوں میں بدلے گی ان مکانوں کے بدلنے سے جو واقع ہوئے یا ممکن ہے روز اول سے زمانہ نامحدود تک اور یہ سب اللہ عزوجل کو بالفعل معلوم ہیں تو مولیٰ تعالیٰ کا علم غیر تناہی در غیر تناہی در غیر متناہی ہے گویا وہ اہلِ حساب کی اصطلاح پر غیر متناہی کی تیسری قوت ہے جسے مکعب (یا کعب) کہتے ہیں کہ عدد جب اپنے نفس میں ضرب دیا جائے تو یہ مجذور ہوا اور جب مجذور کو اسی عدد میں ضرب دو تو مکعب ہوا اور یہ سب باتیں روشن ہیں ہر اس شخص کے نزدیک جو اسلام میں حصہ رکھتا ہے اور معلوم ہے کہ کسی مخلوق کا علم آن واحد میں غیر متناہی بالفعل کو پوری تفصیل کے ساتھ کہ ہر فرد دوسرے سے بر وجہ کامل ممتاز ہو محیط نہیں ہوسکتا۔ اس لئے کہ امتیاز جب ہی ہوگا کہ ہر فرد کی جانب خصوصیت کے ساتھ لحاظ کیا جائے اور غیر متناہی لحاظ ایک آن میں نہیں حاصل ہوسکتے۔ تو مخلوق کا علم اگرچہ کتنا ہی کثیر و بسیار ہو یہاں تک کہ عرش و فرش میں [illegible]

جہ [illegible] نیں نعیم جنت و عذاب دوزخ اور سانسیں پل جنبشیں سب اس کے نزدیک ذات صفات الٰہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ہم طالبِ عافیت ہیں۔ ۱۲ منہ غفرلہ جدیدہ

[1] للہ الحمد یہ میں نے خود اپنی طرف سے اپنی قوت ایمانی سے لکھ دیا تھا پھر میں نے تفسیر کبیر میں اس کی تصریح دیکھی کہ زیر آیۂ کریمہ وکذلک نری ابراھیم فرماتے ہیں میں نے والد مرحوم حضرت امام عمر ضیاء الدین کو فرماتے سنا کہ میں نے سنا حضرت ابوالقاسم انصاری فرماتے تھے کہ میں نے امام الحرمین کو فرماتے سنا کہ معلومات الٰہیہ سب غیر متناہی ہیں اور ان معلومات میں سے بھی ہر ہر فرد کے متعلق غیر متناہی معلومات ہیں اس واسطے کہ جوہر فرد کا بدل بدل کر بے نہایت حیزوں میں پایا جانا ممکن اور اس کا بدل بدل کر غیر تناہی صفتوں سے متصف ہونا بھی ممکن الخ فرمایا اور حاصل ہونا معلومات غیر متناہیہ کا بدفعہ واحدہ عقول خلق میں محال ہے تو اب ان معلومات کے حاصل کرنے

الرد علی ... (handwritten margin note)

Marfat.com

والفرش من اول یوم الی الیوم الاخر والوف الاف امثال ذلک
لا یکون قط[1] الا متناهیا بالفعل لان العرش والفرش حدان
حاصران واول یوم الی الیوم الاخر حدان اخران وما کان
محصورا بین حاصرین لا یکون الا متناهیا نعم یصح فیه عدم التناهی
بمعنی لا تقف عند حد وهذا محال فی اللہ سبحانہ وتعالی

علہ الحمد للہ هذا الذی کتبتہ من عندی ایمانا بربی ثم رایت التصریح بہ فی التفسیر الکبیر اذ یقول تحت کریمۃ وکذلک نری ابراهیم سمعت الشیخ الامام الوالد عمر ضیاء الدین رحمہ اللہ تعالی قال سمعت الشیخ ابا القاسم الانصاری یقول سمعت امام الحرمین یقول معلومات اللہ تعالی غیر متناهیۃ ومعلوماتہ فی کل واحد من تلک المعلومات ایضا غیر متناهیۃ
وذلک لان الجوهر الفرد یمکن وقوعہ فی احیاز لا نهایۃ لها علی البدل ویمکن اتصافہ بصفات لا نهایۃ لها علی البدل الخ قال وحصول المعلومات التی لا نهایۃ لها دفعۃ واحدۃ فی عقول الخلق محال فاذن لا طریق الی تحصیل تلک المعلوت الا بان یحصل بعضها عقیب بعض لا الی نهایۃ ولا الی اخر فی المستقبل فلهذا السبب (واللہ تعالی اعلم) لم یقل وکذلک اریناہ ملکوت السموات والارض بل قال وکذلک نری ابراهیم ملکوت السموات والارض وهذا هو المراد من قول المحققین السفر الی اللہ لہ نهایۃ واما السفر فی اللہ فانہ لا نهایۃ لہ واللہ تعالی اعلم اھ ١٢ منہ حفظہ ربہ مدنیہ

لہ قال العلامۃ الشهاب رحمہ اللہ تعالی تحت قولہ تعالی اعلم غیب السموات والارض واعلم ما تبدون وما کنتم تکتمون قال الطیبی رحمہ اللہ تعالی معلومات اللہ تعالی لا نهایۃ لها وغیب السموات والارض وما یبدونہ وما یکتمونہ قطرۃ منہ ١٢ منہ جدید

[1] قولہ قط الا متناهیا بالفعل انظر الی هذہ التصریحات الجلیۃ وقد تکررت فی هذا المبحث ان علم المخلوق لا یحیط بغیر المتناهی بالفعل وانذر اذن قد فریۃ من افتروا علی القول باحاطتہ جمیع المعلومات التی لا تتناهی فالذی ردہ داصریحا بالغا علی حصول علم واحد من غیر المتناهیات

Marfat.com

سے روز آخر تک اور اس کے کروروں مثل سب کو محیط ہو جائے جب[عہ] بھی نہ ہوگا مگر محدود بالفعل اس لئے کہ عرش و فرش دو کنارے گھیرنے والے ہیں اور روز اول سے روز آخر تک یہ دوسری دو حدیں ہوئیں اور جو چیز دو گھیرنے والوں میں گھری ہو وہ نہ ہوگی، مگر متناہی۔ ہاں علم مخلوق میں باین معنی غیر متناہی ہونا ٹھیک ہو سکتا ہے کہ آئندہ کسی حد پر اس کی روک نہ کر دی جائے (ہمیشہ بڑھتا رہے) اور باین معنی لا متناہی اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے علم میں محال ہے اس واسطے کہ اس کے علم اور اس کی سب صفتیں نو

ں کوئی سبیل نہیں الا یہ کہ بعض بعد بعض کے حاصل ہوں نہ نہایت تک ورنہ دوسرے تک مستقبل میں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اسی سبب سے (اور اللہ خوب جاننے والا ہے) نہ فرمایا وکذالک اریناہ ملکوت السموات والارض بلکہ فرمایا "وکذالک نری ابراہیم ملکوت السموٰت والارض" اور یہی مراد ہے قول محققین سے کہ السفر الی اللہ لہ نہایۃ (یعنی اللہ کی جانب سفر کی نہایت ہے) اما السفر فی اللہ فانہ لانہایۃ لہ (لیکن سفر فی اللہ اس کی کوئی نہایت نہیں) واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ مدنیہ

[لہ] فرمایا علامہ شہاب الدین خفاجی رحمہ اللہ نے زیر آیت "اعلم غیب السموٰت والارض واعلم ما تبدون وما کنتم تکتمون" کہ فرمایا علامہ طیبی رحمہ اللہ نے کہ معلومات الٰہی بے نہایت ہیں اور سموٰت والارض کے غیوب اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں اور جو وہ چھپاتے ہیں اس میں کا ایک قطرہ ہے۔ ۱۲ منہ جدیدہ۔

[عہ] قولہ فقط الا متناہیا بالفعل الخ دیکھو یہ روشن تصریحیں اور وہ بھی بار بار اسی مبحث میں آئیں کہ مخلوق کا علم غیر متناہی بالفعل کا احاطہ نہیں کر سکتا اور اب انداز مفتریوں کے اس افترا کے مرتبہ کا کرو جنھوں نے مجھ پر اس کہنے کا بہتان باندھا کہ مخلوق کا علم جمیع معلومات غیر متناہیہ کو محیط ہے تو جس نے صریح رد بلیغ کیا ہو غیر متناہی بالفعل میں سے مخلوق کے لئے ایک علم کے بھی حاصل ہونے کا وہ کیونکر جمیع کے احاطہ کا قول کرے گا۔ اے کاش کہ انھوں نے سب سے یہ کہا ہوتا کہ میرے رسالہ میں نہیں یا ہاں کسی طرح کا اس مسئلہ سے مطلق تعرض نہ ہوتا تو اس وقت اس کی نسبت اگر ہوتی تو محض افترا ہی ہوتی۔ لیکن اب کہ میں اس